بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

کچھ جانے والوں کا ذکرِ خیر

○ پچھلے دنوں دستِ بیدادِ اجل نے ہم سے کئی ایک ایسے اصحاب علم وفضل کو چھینا جن کی جدائی سے پیدا ہونے والی خلاء علم وادب کے میدانوں میں جلد پُر نہ ہو سکے گی۔

اردو کے صاحب طرز انشاء پرداز جناب ابن انشاء کی وفات کے بعد یکایک جناب پروفیسر حسن عسکری صاحب نے داغِ مفارقت دیا۔ عسکری صاحب اولاً تو اردو ادب کے ممتاز افسانہ نگار، نقاد اور مترجم تھے، پھر تنقید وتحقیق کا سکّہ علم وادب کی دنیا میں جما دیا یہاں تک کہ بین الاقوامی شہرت حاصل کی جتنے صاحب علم ہوتے گئے اتنے ہی صاحب حال اور صاحب عمل بھی ہوتے، طبعاً تو مرحوم عمر بھر خود نمائی سے گریزاں، زندگی کے ہنگاموں سے دور اور کم گو رہے۔ مگر آخری زندگی تو قابلِ رشک تھی فلسفہ کی موشگافیوں سے نکل کر تصوّف وسلوک کے سایۂ عافیت میں انہیں اطمینان قلب کی دولت ملی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم مفتی اعظم کی شہرۂ آفاق تفسیر معارف القرآن کے انگریزی ترجمہ وترتیب کا کام ان کی تحریری زندگی کا حسن خاتمہ تھا عصر حاضر کو معارف القرآن جیسی مفید اور کارآمد تفسیر کے انگریزی ایڈیشن کی بڑی ضرورت تھی۔ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ وتشریح کے ایک اور اہم غیر مطبوعہ کام میں بھی آپ کے تعاون کیطرف نگاہیں لگی ہوئی تھیں مگر افسوس کہ وقت موعود آیا اور یہ سارے کام ادھورے رہ گئے جبکہ ایسے اہم کاموں کے اہل افراد کی بڑی قلت ہے ——— مگر ماشاء اللہ کان وما لم یشألم یکن —— الحق کے لئے یہ بات باعث فخر رہی ہے کہ پروفیسر صاحب مرحوم اپنے خطوط میں الحق کی تحسین فرماتے رہے اور دلی لگاؤ کا اظہار فرماتے۔ حسن ظن کا یہ تعلق صرف مخاطبت اور مراسلت تک نہ تھا بلکہ ان کی وفات کے بعد پاکستان ٹیلیویژن نے ان کی یاد میں جو قومی پروگرام نشر کیا، اس میں جناب ڈاکٹر عبادت بریلوی پرنسپل اورنٹیل کالج لاہور وصدر شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی نے دیگر شرکاء مجلس فیض احمد فیض اور ندیم احمد قاسمی صاحب سے عسکری صاحب مرحوم کا یہ تبصرہ نقل کیا کہ —" اگر انہیں اردو کا معیاری نثر پڑھنا ہے تو وہ اکوڑہ خٹک سے شائع ہونے والے الحق رسالہ میں آپ کو مل سکتا ہے ——"

الحق واقعی اس تحسین کا سزاوار ہے یا نہیں، یہ تو اللہ کے علم میں ہے اور معلوم نہیں کہ ایک دور افتادہ دیہاتی مجلّہ کی کونسی ادا عسکری صاحب کو پسند آگئی تھی۔ مگر اسے بھی پروفیسر صاحب کی علم نوازی دینی ادب